ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 04،مئی 1964

سی وی کے راؤ

بنامِ

دانتو بھاسکر راؤ

(پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، ایم ہدایت اللہ، کے سی داس گپتا، جے سی شاہ اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

عوامی نمائندگی ایکٹ(سال 1951 کا XLIII)، دفعہ 7(d)-"تجارت یا کاروبار کے دوران" کا دائرہ کار، کان کنی کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو معدنیات کی حق فائق کا حق حاصل ہے- اگر لیز دار کے ذریعہ سامان کی فراہمی کا معاہدہ کیا گیا ہو۔

مدعا علیہ نے ریاستی حکومت سے کان کنی کا پٹہ حاصل کیا۔ لیز کی شق 21 حکومت کو لیز پر دی گئی معدنیات کی پیشگی خریداری کا حق دیتی ہے۔ جب لیز چل رہی تھی، مدعا علیہ ریاستی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے کھڑا ہوا اور منتخب ہوا۔ درخواست گزار، جو ان کے قریب ترین حریف ہیں، نے انتخابی پٹیشن کے ذریعے انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ مدعا علیہ کو عوامی نمائندگی ایکٹ (1951 کے XLIII) کی دفعہ 7(d) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا، کیونکہ اس کا سامان کی فراہمی کے لئے حکومت کے ساتھ معاہدہ تھا۔

حکم ہوا کہ: درخواست خارج کی جانی چاہیے۔

اس دفعہ کے نتیجے میں نا اہلی تین حالات سے مشروط ہے۔ سب سے پہلے، مناسب حکومت اور امیدوار کے درمیان ایک مستقل معاہدہ ہونا ضروری ہے . پھر معاہدہ امیدوار کی تجارت یا کاروبار کے دوران ہونا چاہئے اور آخر میں یہ ایسی حکومت کو سامان کی فراہمی کے لئے ہونا چاہئے .اس معاملے میں کہا گیا تھا کہ چونکہ کان کنی کی لیز چل رہی تھی، لہذا اگر کوئی معاہدہ ہے تو، وہ بھی برقرار ہے۔ مزید یہ کہ کان کنی کی لیز، اگر یہ ایک معاہدہ تھا، مدعا علیہ کے کاروبار کے دوران تھا . یہ ضروری نہیں تھا کہ دوسرے لین دین پر

مبنی کاروبار کا کورس پہلے موجود ہونا چاہیئے اس سے پہلے کہ قابل اعتراض معاہدہ کاروبار کے دوران ہو۔ معاہدہ ہی کاروبار کا آغاز ہوسکتا ہے۔ لہذا یہ کہا گیا کہ کان کنی کی لیز حکومت کو سامان کی فراہمی کا معاہدہ نہیں تھا۔ حکومت کو صرف یہ حق حاصل تھا کہ وہ معدنیات کی پہلے سے ترسیل کرے اور لیز دار اس وقت تک حکومت کو ترسیل شروع نہیں کر سکتا تھا جب تک کہ حکومت اسے نوٹس جاری نہیں کرتی جس میں پہلے سے ضبط شدہ مقدار اور سپلائی کے وقت کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ یہ صرف پیشگی ضمانت کے حق کو محفوظ کرنا تھا جو سامان کی فراہمی کے معاہدے کے برابر نہیں تھا جسے فریقین کے درمیان قائم رہنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: سال 1963 کی دیوانی اپیل نمبری 1072۔

10 اپریل سال 1963 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ نے سال 1962 کی خصوصی اپیل نمبری 52 میں فیصلہ سنایا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے آر چودھری۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری اور ٹی وی آر تاتا چری۔

4 مئی، 1964: عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا۔

ہدایت اللہ، جسٹس - مدعا علیہ ڈینو بھاسکر راؤ کو گزشتہ عام انتخابات میں کا کیناڈا حلقہ سے آندھرا پردیش قانون ساز اسمبلی میں واپس لایا گیا تھا۔ اپیل کنندہ سی وی کے راؤ ان کے قریب ترین حریف تھے۔ دو دیگر امیدوار بھی تھے لیکن انہوں نے بہت کم ووٹ حاصل کیے اور انہوں نے مزید دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ درخواست گزار نے کئی بنیادوں پر مدعا علیہ کے انتخاب پر سوال اٹھانے کے لئے ایک انتخابی درخواست دائر کی: ایسی ہی ایک بنیاد یہ تھی کہ مدعا علیہ کو عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 (1951 کا 43) کی دفعہ 7(d) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے 13 اپریل 1960 کو ریاست آندھرا پردیش سے کان کنی کی لیز حاصل کی تھی، حالانکہ جس دن انہوں نے اپنا کاغذات نامزدگی داخل کیا تھا اس دن انہوں نے اس لیز کے تحت کام شروع نہیں کیا تھا۔ درخواست گزار نے مدعا علیہ کی نامزدگی پر اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 7(d) کی پابندی کے

تحت آندھرا پردیش حکومت سے معاہدہ کیا تھا، لیکن ریٹرننگ افسر نے اس کے اعتراض کو مسترد کر دیا۔ بعد ازاں الیکشن ٹریبونل نے قرار دیا کہ انہیں 1951 کے ایکٹ 43 کی دفعہ 7(d) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا اور انتخابات کو کالعدم قرار دیا تھا۔ اپیل پر آندھرا پردیش ہائی کورٹ نے فیصلہ واپس لے لیا اور موجودہ اپیل ہائی کورٹ کے ذریعہ منظور کردہ سرٹیفکیٹ پر دائر کی گئی ہے۔

دفعہ 7(d) درج ذیل ہے:----

"7 کسی شخص کو پارلیمنٹ کے ایوان یا قانون ساز اسمبلی یا ریاست کی قانون ساز کونسل کا رکن منتخب ہونے کی وجہ سے نااہل قرار دیا جائے گا----

(a)**

(b)**

(a)**۔

(d) اگر اس کی تجارت یا کاروبار کے دوران اس کی طرف سے مناسب حکومت کے ساتھ سامان کی فراہمی یا اس حکومت کے ذریعہ کئے گئے کسی کام کی انجام دہی کے لئے کوئی معاہدہ ہوتا ہے؛"

کان کنی کی لیز معیاری شکل میں تھی اور لیز کے لئے غور وخوض طے کرنے کے بعد، اس نے حصہ I سے III تک میں لیز کا رقبہ، علاقے کی تفصیل، آزادیوں، اختیارات اور مراعات کو بیان کیا جو لیز دار کو استعمال کرنا اور حاصل کرنا تھا اور ان کے استعمال سے متعلق پابندیوں اور شرائط کو بیان کیا گیا تھا۔ حصہ چہارم میں اس نے ریاستی حکومت کو دی گئی آزادیوں، اختیارات اور مراعات اور حصہ پنجم اور چھٹے حصے میں لیز کے ذریعے محفوظ کرائے اور رائلٹی اور ان سے متعلق کچھ دیگر دفعات کی وضاحت کی ہے۔

اس کے بعد ساتویں حصہ میں کرایہ، رائلٹی، ٹیکس وغیرہ کی ادائیگی کے سلسلے میں لیز دار کے معاہدوں کا ذکر کیا گیا۔ اس طرح کا ایک معاہدہ شق 21 میں تھا اور جس کا عنوان "حق فائق" تھا اور اس نے ریاستی حکومت کو یہ حق دیا تھا کہ وہ زمین کے اندر یا اس پر یا کسی اور جگہ لیز دار کے کنٹرول میں موجود معدنیات کی پیشگی ضمانت دے۔ ٹریبونل نے اس شق کی

تشریح اس طرح کی تھی کہ مدعا علیہ نے ریاستی حکومت کے ساتھ تجارت یا کاروبار کے دوران اس حکومت کو سامان کی فراہمی کے لئے معاہدہ کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ایسا کوئی معاہدہ نہیں تھا۔

دفعہ 7(d) کے نتیجے میں نا اہلی کئی حالات سے مشروط ہے۔ سب سے پہلے، مناسب حکومت اور امیدوار کے درمیان ایک زندہ معاہدہ ہونا چاہئے (یہ اصل وجود میں کہنا ہے) . پھر معاہدہ امیدوار کی تجارت یا کاروبار کے دوران ہونا چاہئے اور آخر میں، ایسی حکومت کو سامان کی فراہمی کے لئے دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ اظہار کی تعریف کے مطابق مناسب حکومت آندھرا پردیش کی حکومت ہے۔ ہائی کورٹ نے اپنے نتیجے پر پہنچتے ہوئے لیز کے حصہ 7 کی شق 21 کی تشریح کی اور کہا کہ کان کنی کی لیز ایک معاہدہ نہیں تھا، یہ شق 21 ایک معاہدے کے برابر نہیں تھی اور وہ شق 21 بھلے ہی معاہدہ حکومت کو سامان کی فراہمی کا معاہدہ نہ ہو۔ یہ نتیجہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس مرحلے پر شق کا حوالہ دینا آسان ہے:

"21(a) ریاستی حکومت کو وقتاً فوقتاً اور ہر وقت مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ معدنیات (اور اس کی تمام مصنوعات) کو لیز دار کے کنٹرول میں یا کسی اور جگہ موجود مذکورہ معدنیات (اور اس کی تمام مصنوعات) کی پیشگی ادائیگی کا حق حاصل ہوگا اور لیز دار ہر ممکن مہم کے ذریعے خریدی گئی تمام معدنیات یا مصنوعات یا معدنیات فراہم کرے گا۔ ریاستی حکومت اس دفعہ کے تحت تفویض کردہ اختیارات کے تحت مذکورہ حق کا استعمال کرتے ہوئے مقدار میں، وقت کے اوقات میں اور نوٹس میں بیان کردہ جگہ پر۔

(b) اگر اس موجودہ شق کے تحت تفویض کردہ حقِ فائق کا استعمال کیا جائے اور ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت کی جانب سے خریدی گئی معدنیات یا مصنوعات کو لے جانے کے لئے چارٹرڈ جہاز کو لوڈنگ کی بندرگاہ پر خسارے پر حراست میں لیا جائے تو لیز دار کو ایسے جہاز کے چارٹر پارٹی کی شرائط کے مطابق خسارے کے لئے واجب الادا رقم ادا کرنا ہوگی جب تک کہ ریاستی حکومت اس بات سے مطمئن نہ ہو کہ تاخیر ہوئی ہے۔ لیز دار کے کنٹرول سے باہر وجوہات کی وجہ سے۔

(c) ریاستی حکومت کی جانب سے پیشگی طور پر حاصل کردہ تمام معدنیات یا معدنیات کے مصنوعات کے لئے ادا کی جانے والی قیمت قبل از وقت مقرر کردہ مناسب بازاری قیمت ہوگی بشرطیکہ مذکورہ منصفانہ بازاری قیمت تک پہنچنے میں مدد کے لئے لیز دار، اگر ضرورت ہو تو مذکورہ معدنیات یا مصنوعات کی مقدار، تفصیل اور قیمتوں کے بارے میں حکومت کی خفیہ معلومات کے لئے ریاستی حکومت کو پیش کریں اور ایسے افسر یا افسراں کو پیش کریں گے جو ریاستی حکومت کی ہدایت پر ایسے معدنیات یا مصنوعات کی فروخت کے لئے کیئے گئے معاہدوں اور چارٹر پارٹیوں کی اصل یا مستند کاپیاں پیش کریں گے۔

(d) ***

جناب کے آر چودھری نے دلیل دی کہ اس شق کے تحت سامان کی فراہمی کے لئے ایک مستقل معاہدہ ہے اور حکومت کو صرف مدعا علیہ کو نوٹس بھیجنا تھا اور وہ حکومت کو سامان کی فراہمی کے لئے مجبور تھا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ لیز ملنے کے وقت سے ہی حکومت مدعا علیہ سے معدنیات کو بڑھانے کے لئے عمل کرنے کے لئے کہہ رہی تھی لیکن مدعا علیہ نے شاید خود کو نااہلی سے بچانے کے لئے کان پر کام کرنے سے گریز کیا۔ چودھری صاحب کے مطابق اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کان پر کام کیا گیا تھا یا نہیں، لیکن اہم بات یہ تھی کہ معدنیات کی فراہمی کا معاہدہ مناسب حکومت کو دیا گیا تھا۔ جناب اے وشوناتھ شاستری نے اس کے جواب میں دلیل دی کہ کان کنی کی لیز کو معاہدہ نہیں سمجھا جا سکتا اور یہ کہ یہ مدعا علیہ کی تجارت یا کاروبار کے دوران نہیں تھا، اور آخر میں، کسی بھی صورت میں، یہ سامان کی فراہمی کا معاہدہ نہیں تھا۔ یہ کہ یہ جواب دہندہ کے کام کے دوران تھا، یہ کہنے کے بغیر تقریبا ختم ہوجاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے، جیسا کہ مسٹر شاستری نے تجویز کیا، کہ دوسرے لین دین پر مبنی کاروبار کا ایک کورس پہلے موجود ہونا چاہئے، اس سے پہلے کہ قابل اعتراض معاہدہ کاروبار کے دوران ہو۔ یہ معاہدہ خود کاروبار کا آغاز ہوسکتا ہے اور کاروبار کے دوران الفاظ اب بھی مناسب ہوں گے۔ جیسا کہ کان کنی کی لیز چل رہی تھی، معاہدہ، اگر کوئی تھا، بھی چل رہا تھا اور اس معاملے کے اس پہلو پر کوئی شک نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا شق 21 کی شقیں سامان کی فراہمی کے لئے معاہدہ لاتی

ہیں۔اس سوال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: (a) کیا شق 21 کو معاہدہ سمجھا جا سکتا ہے اور (b) کیا اسے سامان کی فراہمی کا معاہدہ سمجھا جا سکتا ہے۔کان کنی کی ہر لیز میں شق 21 ہمیشہ شامل کی جاتی ہے۔ یہ حکومت کو ان معدنیات کا حق محفوظ رکھتا ہے جو حکومت کے پاس ہیں لیکن لیز رکھنے والے لیز دار کے ذریعہ اٹھائے جانے کی اجازت ہے۔ لیز ایک لحاظ سے حکومت اور لیز دار کے درمیان ایک معاہدہ ہے کیونکہ دونوں طرف سے غور وخوض اور پیشکش اور قبولیت ہوتی ہے۔اس کے ذریعہ پیدا کردہ ذمہ داریاں ہیں۔جن میں سے کچھ معاہدے پر مبنی ہیں اگرچہ کچھ کو معاضے کی شرائط سے پیدا ہونے والا سمجھا جا سکتا ہے۔ شق 21 کے بغیر کان کنی کی لیز کو ممکنہ طور پر سامان کی فراہمی کے معاہدے کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔اس شق کے بغیر نہ تو سامان کا ذکر ہوگا اور نہ ہی ان کی فراہمی کا۔اگر لیز کو نا اہلی کی شرائط دفعہ 7(d) شق 21 کو پورا کرنے کے طور پر پڑھا جائے تو صرف یہی اسے پورا کر سکتی ہے۔شق نمبر 21 میں حکومت کے اس حق کی بات کی گئی ہے کہ وہ زمین کے آس پاس یا اس کے آس پاس یا کسی اور جگہ لیز دار کے کنٹرول میں موجود معدنیات اور ان کی تمام مصنوعات کو پہلے سے ضبط کرے۔تاہم، کسی بھی سامان کے سلسلے میں کوئی معاہدہ طے نہیں ہوا ہے کیونکہ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس شق پر بھروسہ کرتے ہوئے لیز دار حکومت کو خام لوہے کی فراہمی شروع نہیں کر سکتا ہے۔ وہ ایسا صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب حکومت میں اسے ایک نوٹس پیش کرتا ہو جس میں بتایا جاتا ہے کہ پہلے سے طے شدہ مقدار اور سپلائی کس وقت کے اندر کی جانی ہے۔تاہم یہ شق حکومت پر یہ لازمی نہیں بناتی کہ وہ معدنیات کی کسی بھی مقدار کو پہلے سے خارج کرے۔ خریدنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ ہی کرایہ دار کی طرف سے فروخت کرنے کی کوئی مجبوری ہے جب تک کہ اس کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ان حالات میں یہ شق حکومت کے اس حق کو برقرار رکھنے سے زیادہ کچھ نہیں کرتی کہ وہ معدنیات یا ان کی مصنوعات کو حاصل کرے جب حکومت دوسروں کو ترجیح دے۔ جب تک حکومت اپنا ذہن نہیں بنا لیتی اور نوٹس جاری نہیں کرتی اس وقت تک کوئی ترسیل کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور اگرچہ لفظ 'بقا' وسیع پیمانے پر درآمد کا لفظ ہے، لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سامان کی فروخت کا معاہدہ

برقرار رہتا ہے کیونکہ ایک معاہدے کے لئے پیشکش اور اس کی قبولیت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ محض حق کو مخصوص کرنا نہیں ہے۔

اس معاملے کے بارے میں سب سے زیادہ آزادانہ نظریہ لیتے ہوئے یہ واضح ہے کہ شق 21 میں سامان کی فراہمی کے لئے معاہدہ وجود میں نہیں لایا گیا تھا۔اس نے جو کچھ بھی کیا وہ یہ تھا کہ مدعا علیہ کے ذریعہ اٹھائے گئے معدنیات کی پیشگی خریداری کا حق حکومت کو محفوظ رکھا گیا تھا۔اس طرح کے حقوق کو مخصوص سامان کی فراہمی کے معاہدے کے برابر نہیں ہے جسے فریقین کے درمیان برقرار رہنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔لہٰذا ہائی کورٹ نے الیکشن ٹریبونل کے فیصلے کو پلٹنے کا فیصلہ درست قرار دیا۔اپیل ناکام ہوجاتی ہے اوراخراجات کے ساتھ خارج کردی جاتی ہے۔

اپیل خارج کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document